بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

لِیُخْرِجَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی

النور

جماعت احمدیہ امریکہ کا ترجمان

امیر و مبلغ انچارج: شیخ مبارک احمد
ایڈیٹر: عبدالرشید یحییٰ

ظہور ۱۳۶۶ ہش / اگست ۱۹۸۷ء

سانحۂ مکہ پر

حضرت امام جماعت احمدیہ کا بیان

جماعت احمدیہ کے سربراہ مرزا طاہر احمد نے ایک بیان میں کہا ہے کہ قطع نظر اس بات کے کہ کس ملک کے مسلمانوں نے کس کو نقصان پہنچایا ہے ہمیں مسلمانوں کے جانی نقصان سے سخت صدمہ ہوا ہے کیونکہ انجام کار اس سے ساری دنیا میں اسلام تضحیک کا نشانہ بنا ہے ہم ان واقعات کی سخت مذمت کرتے ہیں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ ہمارے مقدس شہر ہیں جن کی محبت ہماری روحوں میں رچی بسی ہے خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان مقدس مقامات کی تقدیس برقرار رہے اور اسلامی حکومتوں کے ارباب اقتدار اپنی ذمہ داریوں کو سیاسی اغراض سے بالاتر ہو کر سنبھالیں تا کہ علاقہ میں مزید خونریزی نہ ہو اور تمام عالم اسلام امن و امان کا گہوارہ بن جائے۔ (آمین) جنگ، لندن۔ ۷ اگست ۱۹۸۷

Ahmadiyya Movement in Islam, Inc.
P.O. BOX 338
ATHENS, OHIO 45701

دردمند دل کے ساتھ جذبات کا تحفہ

(سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے ارشاد پر لکھی گئی یہ نظم سالانہ جلسہ انگلینڈ میں حضور کے اختتامی خطاب کے بعد مکرم محمد الیاس خان صاحب آف مغربی جرمنی نے پرسوز انداز میں خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی)

آگئے وہ دن کہ ہم جن کی چاہت میں ۔۔۔ گنتے تھے دن اپنی تسکینِ جاں کے لئے
پھر وہ چہرے ہویدا ہوئے جن کی یادیں ۔۔۔ قیامت تھیں قلبِ تپاں کے لئے
جن کے اخلاص اور پیار کی ہر ادا ۔۔۔ بے نفس، بے ریا، دِل نشیں دِل رُبا
بے صدا جن کی آنکھوں کا کرب و بلا ۔۔۔ کربلا ہے دلِ عاشقاں کے لئے
پیار کے پھول دل میں سجائے ہوئے ۔۔۔ نورِ ایماں کی شمعیں اٹھائے ہوئے
قافلے دور دیسوں سے آئے ہوئے ۔۔۔ غم زدہ اک بدلیں آشیاں کے لئے
دیر کے بعد اے دور کی راہ سے ۔۔۔ آنے والو تمہارے قدم کیوں نہ لیں
میری ترسی نگاہیں کہ تھیں منتظر ۔۔۔ اِک زمانے سے اِس کارواں کے لئے
پھول تم پر فرشتے نچھاور کریں ۔۔۔ اور کشادہ ترقی کی راہیں کریں
آرزوئیں میری جو دعائیں کریں ۔۔۔ رنگ لائیں مرے مہماں کے لئے
میرے آنسو تمہیں دیں رمِ زندگی ۔۔۔ دور تم سے کریں ہر غمِ زندگی
مہماں کو ملے جو دمِ زندگی ۔۔۔ تو ہے امرت وہی میزباں کے لئے
نور کی شاہراہوں پر آگے بڑھو ۔۔۔ سال کے فاصلے لمحوں میں طے کرو
خوں بڑھے میرا تم جو ترقی کرو ۔۔۔ قرۃ العین ہو ساربان کے لئے
تم چلے آئے میں نے جو آواز دی ۔۔۔ تم کو مولا نے توفیقِ پرواز دی
پر گریں پر شکستہ وہ کیا پیچھے جو ۔۔۔ پڑے رہ گئے چشمکِ دشمناں کے لئے
میری ایسی بھی ہے ایک روداد غم ۔۔۔ دل کے پردے پہ ہے خون سے جو رقم
دل میں وہ بھی ہے اک گوشۂ محترم ۔۔۔ وقف ہے جو غمِ دوستاں کے لئے
یاد آئی جب ان کی گھٹا کی طرح ۔۔۔ ذکر ان کا چلا نم ہوا کی طرح
بجلیاں دل پہ کڑکیں بلا کی طرح ۔۔۔ رت بنی خوب آہ و فغاں کے لئے
پھر افق تا افق اِک قوسِ قزح ۔۔۔ رنگ اور نور کا طلسمِ دلِ ربا
ان کی سیرت کے پیکر کی انگڑائی بن کر ۔۔۔ سجی زینتِ آسماں کے لئے
ہر تصور سے تصویر ابھرنے لگی ۔۔۔ نام بن کر زباں پر اترنے لگی
ذکر کی ہر پری ایسی پیاری لگی ۔۔۔ نطق نے میرے بوسے زباں کے لئے
ان کی چاہت میرا مدعا بن گیا ۔۔۔ میرا پیار ان کی خاطر دعا بن گیا
بخدا ان کا ساتھی خدا بن گیا ۔۔۔ وہ بنائے گئے آسماں کے لئے

جماعت احمدیہ انگلستان کا بائیسواں سالانہ جلسہ

ٹلفورڈ میں جماعت احمدیہ کا جلسہ شروع ہوگیا

لندن (جنگ نیوز) جماعت احمدیہ کا ۲۲ واں سالانہ جلسہ ٹلفورڈ سرے میں کل شروع ہوگیا افتتاحی اجلاس میں دنیا بھر سے آئے ہوئے پانچ ہزار سے زیادہ افراد نے شرکت کی، عورتوں اور بچوں کے لئے علیحدہ خیموں میں تقاریر سننے کا انتظام کیا گیا ہے۔ تقاریر کا بیک وقت عربی انڈونیشی اور جرمن زبانوں میں ترجمہ کیا جارہا ہے۔ نامور ہستیوں میں امریکہ سے جناب ایم ایم احمد اور نوبل انعام یافتہ پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام بھی افتتاحی اجلاس میں شریک ہیں افتتاحی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کے سربراہ مرزا طاہر احمد نے کہا کہ آج دنیا میں جو اسلام کی تصویر پیش کی جارہی ہے وہ اس اسلام سے مختلف ہے جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لے کر دنیا میں مبعوث ہوئے تھے۔ ۱-۲ اگست ۱۹۸۷ء

معاشرہ میں امن کے لئے قرآنی تعلیم پر عمل کیا جائے: مرزا طاہر احمد

لندن (جنگ نیوز) جماعت احمدیہ کے بائیسویں سالانہ جلسہ کے آخری دن خطاب کرتے ہوئے مرزا طاہر احمد امام جماعت احمدیہ نے کہا کہ اسلام کا نظام گواہی وشہادت عدل، احسان اور ایتاءِ ذی القربیٰ پر مبنی ہے۔ انہوں نے اس خیال کی سختی سے تردید کی کہ اسلام میں عورت کی گواہی مرد کی گواہی سے کم تر ہے۔ قرآن کریم کی اس تعلیم کی وضاحت کرتے ہوئے کہ دو عورتوں کے مقابل ایک مرد کی گواہی رکھی گئی ہے، کہا کہ اصل گواہی تو صرف ایک عورت کی ہے، دوسری عورت تو محض یاد کرانے کے لئے ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان سے ایسے رنگ میں حسن سلوک کرنا چاہیئے، جیسے ایک مادرِ مہربان اپنے پیارے بچے سے کرتی ہے انہوں نے کہا کہ قرآنی تعلیم سے آپس میں لین دین کے تعلقات کو ضبط تحریر میں لانا چاہیئے۔ آجکل معاشرہ میں بہت سے جھگڑے اسی وجہ سے ہوتے ہیں کہ ایسے معاملات کو احاطۂ تحریر میں نہیں لایا جاتا۔ ہر مسلمان کو قرآن حکیم کی اس حسین تعلیم پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے، تاکہ معاشرہ میں امن پیدا ہو، انہوں نے جماعت احمدیہ کے افراد کو خصوصی طور پر تلقین کی، کہ وہ باقاعدگی سے خدا تعالیٰ کے حضور گریہ وزاری کرتے رہیں اور دشمن کے ہر شر سے بچنے کے لئے اپنے پیارے رب کے حضور نہایت عاجزی سے دعائیں مانگتے ہوئے رخصت ہوں۔ — جنگ لندن۔ ۸-۹ اگست ۱۹۸۷

اسلامی اصولوں پر عمل کرکے دنیا میں امن قائم ہوسکتا ہے، مرزا طاہر

ٹلفورڈ (جنگ نیوز) جماعت احمدیہ کے بائیسویں جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کے اجلاس سے گذشتہ روز خطاب کرتے ہوئے مرزا طاہر احمد نے جماعت احمدیہ کی عالمگیر مساعی کا تفصیل سے ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ کی بنیاد ۱۸۸۹ء میں رکھی گئی تھی۔ ۱۹۸۹ء میں جماعت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی ہوگی، ۱۹۸۹ء سے قبل ہم نے قرآن مجید کا ترجمہ سو زبانوں میں کرنا ہے۔ اس وقت تک ۹۴ زبانوں میں تراجم مکمل ہوچکے ہیں اور اب ان کی اشاعت بڑی سرعت سے ہورہی ہے۔ اُمید ہے کہ اگلے سال تک یہ کام مکمل ہوجائے گا اور ہم اگلی صدی کا استقبال جوش اور ولولہ سے کریں گے۔ انہوں نے بتلایا کہ اب تک ایک سو چودہ ممالک میں جماعت احمدیہ قائم ہوچکی ہے اور ہر سال اس میں اضافہ ہو رہا ہے، جماعت احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ گذشتہ سال دنیا بھر میں جماعت احمدیہ کی تعداد میں نمایاں اضافہ ہوا ہے، بعض ممالک میں ترقی کی رفتار ہماری توقعات سے بھی زیادہ ہے جن میں ناروے مغربی جرمنی، بھارت، بنگلہ دیش، یوگنڈا، کینیا، گیمبیا، تنزانیہ گھانا اور بحرالکاہل کا جزیرہ طوالو (TUWALU) خاص طور پر شامل ہیں بجٹ کے بارے میں انہوں نے بتلایا کہ پاکستان کے علاوہ دیگر ممالک میں جماعت احمدیہ کا بجٹ ۲۵ کروڑ روپیہ تک پہنچ چکا ہے انہوں نے بتایا کہ نائیجیریا (NIGERIA) کے دو بادشاہوں نے جنہیں مقامی زبان میں اوبا (OBA) کہتے ہیں، احمدیت قبول کرلی ہے یہ دونوں جلسہ میں شریک تھے، صبح کے وقت عورتوں کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اسلام ہی دنیا کا واحد مذہب ہے جس نے عورتوں کے حقوق کی حفاظت کی ہے اور عورت کے مقام اور احترام کو قائم کیا ہے، مرزا طاہر احمد نے ہندو مت عیسائیت اور دیگر مذاہب کی تعلیمات کا اسلام کی تعلیمات سے موازنہ کرتے ہوئے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حقوق عورتوں کو دلائے ہیں اور خود ان پر عمل پیرا ہو کر دکھایا ہے وہ کسی نبی کی تعلیم میں موجود نہیں آپ نے عورت کی عصمت، عزت، وقار اور خودداری کی کامل حفاظت کی ہے اور آج دنیا میں جو فساد برپا ہے اس کی ایک وجہ ان تعلیمات پر عمل نہ کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر آج دنیا ان اصولوں پر قائم ہوجائے جو اسلام نے پیش کئے ہیں تو دنیا میں امن اور صلح کی فضا قائم ہوسکتی ہے۔ جنگ لندن۔ ۳ اگست ۸۷ء

مجھے آپ کی تلاش ہے !

۱۔ کیا آپ محنت کرنا جانتے ہیں اتنی کہ تیرہ چودہ گھنٹے دن میں کام کر سکیں۔

۲۔ کیا آپ سچ بولنا جانتے ہیں اتنا کہ کسی صورت میں آپ جھوٹ نہ بول سکیں آپ کے سامنے آپ کا گہرا دوست اور عزیز بھی جھوٹ نہ بول سکے۔ آپ کے سامنے کوئی اپنے جھوٹ کا بہادرانہ قصہ سنائے تو آپ اس پر اظہار نفرت کئے بغیر نہ رہ سکیں۔

۳۔ کیا آپ جھوٹی عزّت کے جذبات سے پاک ہیں۔ گلیوں میں جھاڑو دے سکتے ہیں بوجھ اٹھا کر گلیوں میں پھر سکتے ہیں۔ بلند آواز سے ہر قسم کے اعلان بازاروں میں کر سکتے ہیں۔ سارا سارا دن پھر سکتے ہیں اور ساری ساری رات جاگ سکتے ہیں۔

۴۔ کیا آپ اعتکاف کر سکتے ہیں جس کے معنی ہوتے ہیں (۱) ایک جگہ دنوں بیٹھے رہنا (۲) گھنٹوں بیٹھے وظیفہ کرتے رہنا۔ (۳) گھنٹوں اور دنوں کسی انسان سے بات نہ کرنا۔

۵۔ کیا آپ سفر کر سکتے ہیں اکیلے اپنا بوجھ اٹھا کر بغیر اس کے کہ آپ کی جیب میں کوئی پیسہ نہ ہو، دشمنوں اور مخالفوں میں ناواقفوں اور ناآشناؤں میں دنوں، ہفتوں، مہینوں۔

۶۔ کیا آپ اس بات کے قائل ہیں کہ بعض آدمی ہر شکست سے بالا ہوتے ہیں۔ وہ شکست کا نام سننا پسند نہیں کرتے۔ وہ پہاڑوں کو کاٹنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں وہ دریاؤں کو کھینچ لانے پر آمادہ ہو جاتے ہیں اور کیا آپ سمجھتے ہیں کہ آپ اس قربانی کے لئے تیار ہو سکتے ہیں

۷۔ کیا آپ میں ہمت ہے کہ دنیا کہے نہیں اور آپ کہیں ہاں۔ آپ کے چاروں طرف لوگ ہنسیں اور آپ سنجیدگی قائم رکھیں۔ لوگ آپ کے پیچھے دوڑیں اور کہیں ٹھہر تو جا ہم تجھے ماریں گے اور آپ کا قدم بجائے دوڑنے کے ٹھہر جائے اور آپ اس کی طرف سر جھکا کر کہیں لو مار لو۔ آپ کسی کی نہ مانیں۔ کیونکہ لوگ جھوٹ بولتے ہیں مگر آپ سب سے منوالیں کیونکہ آپ سچے ہیں۔

۸۔ آپ یہ نہ کہتے ہوں کہ میں نے محنت کی مگر خدا تعالےٰ نے مجھے ناکام کر دیا بلکہ ہر ناکامی کو اپنا قصور سمجھتے ہوں، آپ یقین رکھتے ہوں کہ جو محنت کرتا ہے کامیاب ہوتا ہے اور جو کامیاب نہیں ہوتا اس نے محنت ہرگز نہیں کی۔

۹۔ اگر آپ ایسے ہیں تو آپ اچھا مبلغ اور اچھا تاجر ہونے کی قابلیت رکھتے ہیں۔ مگر آپ ہیں کہاں۔ خدا کے ایک بندہ کو آپ کی دیر سے تلاش ہے۔ اے احمدی نوجوان۔ ڈھونڈ اس شخص کو اپنے صوبہ میں، اپنے شہر میں اپنے محلہ میں اپنے دل میں کہ اسلام کا درخت مرجھا رہا ہے اسی کے خون سے وہ دوبارہ سرسبز ہوگا۔

مرزا محمود احمد

خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

ایک تعلیم یافتہ نومبایعہ خاتون کی قبولیت احمدیت کا ایمان افروز واقعہ

بارکنگ (انگلستان) کی ایک خاتون مکرمہ شہناز بیگم صاحبہ ایم اے ایل ایل بی نے حال ہی میں جماعت احمدیہ میں شمولیت کی سعادت حاصل کی ہے۔ گذشتہ دنوں محمود ہال لندن میں لجنہ اماء اللہ یوکے۔ کے زیرِ اہتمام ایک تبلیغی کلاس منعقد ہوئی۔ اس میں منتظمات کی خواہش پر موصوفہ نے اپنے قبولِ احمدیت کے ایمان افروز واقعات کے متعلق ایک مضمون سنایا جو قارئین کرام کی خدمت میں پیش ہے۔ (بشکریہ النصر لندن)

زندگی بخش جامِ احمدؐ ہے　　کیا ہی پیارا یہ نامِ احمدؐ ہے
لاکھ ہوں انبیاء مگر بخدا　　سب سے بڑھ کر مقامِ احمدؐ ہے
باغِ احمدؐ سے ہم نے پھل کھایا　　میرا بستاں کلامِ احمدؐ ہے
ابنِ مریم کے ذکر کو چھوڑو　　اُس سے بہتر غلامِ احمدؐ ہے

میں اپنے مضمون کی ابتدا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اُس الہام سے کرتی ہوں جس میں اللہ تعالیٰ نے آپ کی مدد کا وعدہ فرمایا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:

ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء۔

(یعنی تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے)

کتنی بانصیب ہیں وہ روحیں جن کو خدا اپنے خاص فضل و رحم سے لرزتے ہوئے جہالت و تاریکی سے نکالتا ہے اور صراطِ مستقیم پر چلنے کی توفیق بخشتا ہے۔ کتنی انعام یافتہ ہیں وہ روحیں جن کے دلوں میں خدا حق کی پہچان کی تحریک پیدا کرتا ہے اور پھر ان کی رہنمائی اسطرح کرتا ہے کہ حق کی جستجو رکھنے والا، سچائی کو ڈھونڈنے والا بالآخر اپنی منزل کو پا لیتا ہے۔

میرے سلسلۂ احمدیہ میں داخل ہونے کی اصل بنیاد وہ خدائی اشارہ اور وہ خدائی رہنمائی تھی جو ایک مبارک خواب تھی جو آج سے تقریباً دو سال پہلے میں نے دیکھا۔

اس سے پیشتر کہ میں وہ خواب آپ کو سناؤں، ضروری سمجھتی ہوں کہ اُس سے پہلے کے کچھ واقعات مختصراً عرض کردوں۔ سلسلہ احمدیہ میں شامل ہونے سے قبل میں اُس فرقہ سے تعلق رکھتی تھی جو سنی فرقہ کہلاتا ہے۔ میں یہ ایمان رکھتی تھی کہ آنحضرتؐ خدا تعالیٰ کے آخری نبی ہیں یعنی ختم نبوت کے یہ معنی رکھتی تھی کہ حضرت محمد مصطفےٰؐ آخری نبی ہیں۔ آپؐ کے بعد سلسلۂ نبوت ختم ہے اور رہتی دنیا تک کوئی نبی مبعوث نہ ہوگا۔

اپریل ۱۹۸۴ء میں لندن آئی۔ ہمارے گھر سے قریب ہی میری ایک کزن مسز اکرم جو کہ احمدی ہیں رہتی تھیں۔ میرا اُن کے ہاں بہت آنا جانا تھا لیکن باوجود قربت کے ہمارے درمیان احمدیت کے بارہ میں کبھی گفتگو نہ ہوئی تھی۔ اتفاق سے ایک روز ہم دونوں میاں بیوی شام کو اُن کے ہاں گئے تو وہاں کچھ خواتین جمع تھیں۔ پتہ چلا کہ اُن کے ہاں جماعت کی میٹنگ ہے۔ ہم نے واپس آنا چاہا مگر میری کزن نے اصرار کیا کہ میں بھی میٹنگ میں شمولیت کروں اور یہ دیکھوں کہ وہ کہاں تک غلطی پر ہیں۔ چنانچہ میں نے اُن کی میٹنگ میں شرکت کی اور بہت اچھے تاثرات لیکر واپس آئی۔ چونکہ مجھے مطالعہ کا شوق ہے اسلئے آتی دفعہ اپنی کزن سے کچھ دینی کتب حاصل کیں اور پڑھنے سے دلچسپی مزید بڑھی۔

"مسیح ہندوستان میں" پڑھنے کے بعد میرا عقیدہ ڈانواں ڈول ہو گیا جو حضرت مسیحؑ کے متعلق تھا کہ وہ زندہ آسمان پر اُٹھا لیے گئے تھے اور اب دوبارہ نازل ہوں گے۔ اسی طرح امام مہدی کے نزول کے متعلق جو کچھ سن رکھا تھا، سب بے وزن سے لگتے محسوس ہونے لگے۔ اسکے ساتھ ہی میرے دل میں یہ خوف پیدا ہوا کہ میرا ایمان متزلزل ہو گیا ہے۔ کلام اتنا پُراثر تھا کہ پڑھے بغیر چین نہ آتا تھا اور بے اختیار دعا نکلتی تھی کہ خدایا میرا دل اور ذہن یہ مانتا ہے کہ یہ شخص (حضرت مسیح موعودؑ) سچا ہے۔ تو میری رہنمائی فرما۔ میری عقل محدود ہے۔ تو میرے ایمان کو کمزور ہونے سے بچا۔ اگر یہ شخص اور اُسکا کلام سچا ہے تو مجھے بتا۔ الحمد للہ کہ خدا نے بہت جلد میری دعا سن لی۔

معمول کے مطابق میں پھر کچھ کتب اپنی کزن سے لیکر آئی لیکن اُس روز کتابوں کو کھول کر نہ دیکھا اور نہ پڑھا۔ سوچا کہ اگلے روز مطالعہ شروع کروں گی۔ اُسی رات میں نے خواب دیکھا۔ اسمیں اپنے آپ کو ایک بہت بڑی عمارت کے گیٹ پر کھڑے ہوئے پایا۔ عمارت کو باہر سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ یہ عمارت بالکل نئی تیار ہوئی ہے۔ پلاسٹر وغیرہ ہو چکا ہے۔

اسکے بعد جب اندر داخل ہوئی تو بجائے کمروں کے کچھ ہال وغیرہ محسوس ہوتے ہیں۔ فرش پر نظر پڑی تو دیکھتی ہوں کہ Chips وغیرہ ڈالا جا چکا ہے اور اُس پر Powder ڈالا گیا ہے۔ مشین سے رگڑنے پر دانہ نکل آتا ہے۔ ہال میں نماز پڑھنے کی چٹائیاں بچھی ہوئی ہیں اور ایک طرف بہت خوبصورت Bed پر میرے والد صاحب گاؤ تکیہ لگائے بیٹھے ہیں۔ میں دوبارہ باہر گیٹ پر آتی ہوں اور بڑا فخر محسوس کرتی ہوں کہ یہ عمارت ہمارا ہے۔ اچانک سامنے سڑک پر ایک سرخ رنگ کی کار آ کر رکتی ہے اور اسمیں سے ایک بزرگ نکل کر میری جانب آتے ہیں۔ میں اُنہیں بڑے غور سے دیکھتی ہوں لیکن پہچان نہیں سکتی کیونکہ پہلی بار دیکھ رہی ہوں۔ وہ بڑے توانا جسم کے مالک ہیں۔ سر پر پگڑی ہے۔ بہت بارعب چہرہ ہے۔ میرے منہ سے اچانک یہ نکلتا ہے کہ کوئی رئیس آ گیا ہے۔ دل میں بہت فخر، خوشی اور تقویت محسوس کرتی ہوں۔

اتنی دیر میں وہ میرے سامنے آکر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ میں ان کے چہرے کو دیکھتی ہوں۔ ملال کی حد تک سنجیدگی ہے۔ نہ وہ مجھ سے مخاطب ہوئے اور نہ میں اُن سے مخاطب ہوئی۔ ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہیں۔ پھر میں نے اپنے دائیں ہاتھ سے اس بلڈنگ کے اندر دائیں جانب جانے کا اشارہ کیا اور وہ بزرگ اندر چلے گئے۔ اُنکی آمد سے میرے دل میں جو فخر و تقویت محسوس ہوا اسی کیفیت میں میری آنکھ کھل گئی۔ دیکھا تو رات کے دو بجے ہیں۔ میں انتہائی خوفزدہ ہوئی کہ خدایا یہ کیا خواب ہے کیونکہ اُنہی دنوں میری بڑی بہن کی وفات ہو چکی تھی۔ لہٰذا اس خواب سے سخت خوف زدہ اور وہم میں مبتلا ہو گئی۔ سارا دن پریشانی رہی۔ شام کو میرے شوہر کام پر چلے گئے۔ میں نے سوچا کہ جیولوجی جو کتاب میں لائی ہوں اُن میں سے کوئی پڑھتی ہوں۔ چنانچہ بیگ میں سے ایک کتاب نکالی جو کہ قصیدہ تھی۔ ارادہ کیا کہ دیکھتی ہوں کہ آپکی شاعری کیسی ہے۔ جیسے ہی اسے کھولا تو حیرت کی کوئی حد نہ رہی۔ پہلے ہی صفحہ پر اُسی ہستی کی تصویر تھی جنہیں رات خواب میں دیکھا۔ اس خواب کے بعد میرے دل میں آپ (حضور انور ایدہ اللہ) کے بارہ میں انتہائی عقیدت و احترام پیدا ہو گیا۔ چنانچہ میں نے اپنی کزن کی وساطت سے ۱۹۸۵ء میں پہلی مرتبہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب سے ملاقات کی۔ غالباً نومبر یا دسمبر کا مہینہ تھا۔ میں اُن کی شخصیت سے بہت متاثر ہوئی۔ ۱۹۸۶ء میں سالانہ جلسہ کے موقع پر میرے کچھ عزیز اور بہن سے آئے اور قریباً تین ماہ ہمارے ہاں قیام کیا اس دوران تقریباً ہر روز میری اُن سے کسی نہ کسی مذہبی موضوع پر بات چیت ہو جاتی اور میری معلومات میں اضافہ ہوتا گیا وہ لوگ چونکہ چوبیس گھنٹے ہمارے ساتھ رہتے ہیں نے انہیں صوم و صلوٰۃ کا پابند اور بااخلاق پایا نیز کوئی ایسی بات اُن میں نہ دیکھی جو قرآن و سنت کے خلاف ہو اور بدعتوں سے بیزار پایا۔

مختصراً یہ کہ اُسی فیملی کی ایک خاتون کی وساطت سے ایک احمدی مبلغ ہمارے ہاں تشریف لائے .... اور وہ شکوک و شبہات جو طویل مطالعہ اور احمدیوں کی صحبتوں سے ذہن سے کلیتہً دور نہ ہو سکے وہ خدا کے فضل سے ان کی تبلیغ سے آہستہ آہستہ دور ہوتے گئے۔ موصوف نے کافی بڑی ویڈیو کیسٹس دیں۔ جو میں نے بڑے شوق سے دیکھیں اور اس نتیجہ پر پہنچی کہ اگر تعصب اور ضد نے انسان کے دل کو تاریک اور اسکی عقل کو ناقابلِ فیصلہ نہ بنا دیا ہو تو طویل مطالعہ، احمدیوں کی صحبتیں اور تبلیغ انسان کو کبھی نہ کبھی فیصلہ کرنے پر مجبور کر دیتے ہیں۔

احمدیت کا جو نقشہ میرے ذہن میں تیار ہوا ہے وہ یہ ہے:

احمدیت صرف اسلام کا نام ہے۔ احمدیوں کا ہرگز یہ عقیدہ نہیں کہ رسول اکرمؐ نعوذ باللہ خاتم النبیین نہیں تھے۔ جماعت احمدیہ کے مطابق خاتم النبیین کے وہ معنی جو اسوقت مسلمانوں میں رائج ہیں وہ نہ تو قرآن کریم کی اس آیت پر چسپاں ہوتے ہیں

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ۗ

اور نہ ہی ان سے رسول کریمؐ کی وہ عزت و شان ظاہر ہوتی ہے جس عزت و شان کی طرف اس آیت قرآنی میں اشارہ ہے۔ احمدی ختم نبوت کے منکر نہیں مگر ختم نبوت کے اُن معنوں سے انکاری ہیں جو غلطی سے عام مسلمانوں میں رائج ہو چکے ہیں۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ آنحضرتؐ کی شان میں فرماتے ہیں:

"یہ شرف مجھے محض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے حاصل ہوا ہے۔ اگر میں آنحضرتؐ کی امت نہ ہوتا اور آپکی پیروی نہ کرتا تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی کبھی میں یہ شرف مکالمہ و مخاطبہ ہرگز نہ پاتا کیونکہ اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت نبی ہو سکتا ہے مگر وہی جو پہلے امتی ہو۔ پس اسی بنا پر میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی۔"

قصہ مختصر یہ کہ ۲۴ نومبر کو میں نے حضرت صاحب سے ملاقات کی اور ملاقات کے دوران یہ فیصلہ کر لیا کہ میں احمدیت کو سچائی کے طور پر تسلیم کرتی ہوں۔ چنانچہ اُسی وقت باہر آکر میں نے بیعت فارم مکمل کیا اور سلسلہ احمدیہ میں خدا کے فضل سے شامل ہو گئی۔ اسکے بعد میرے شوہر نے بیعت کی۔ میرے دو کزن اور اُن کی بہن جو کہ بریڈفورڈ میں ہیں، نے بیعت کی۔

خداتعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ احمدی مبلغین کے کلام کو اور زیادہ پُر اثر بنائے۔ دینِ اسلام کے ان بے لوث خدمتگاروں کو زیادہ سے زیادہ کامیابیاں نصیب کرے۔ آمین۔

یہ تحریک چونکہ خداتعالیٰ کی طرف سے ہے اسلئے وہ اسے ضرور ترقی دے گا۔ پس مبارک ہیں وہ لوگ جو بڑھ چڑھ کر اس تحریک میں حصہ لے رہے ہیں۔

بحیثیت مسلمان ہمارا فرض ہے کہ آنحضرتؐ کے اسوۂ حسنہ کو اپنائیں۔ ان تعلیمات کو ہمیشہ یاد رکھیں جنکے فیض سے دنیا کا گمراہ ترین اور انتہائی پسماندہ معاشرہ، مہذب ترین معاشرہ کہلایا۔ تہذیب کا وہ آفتاب جو عرب میں طلوع ہوا۔ جس نے اپنی روشن کرنوں سے دنیا کو منور کیا اور ظلمتکدوں میں اجالا کیا ہم اس تہذیب کے وارث ہیں مگر میں یہ کہوں گی کہ زوال پذیر ہیں۔ آج وہ تمام ہے کہ مسلمانوں کی ایمانی قوت و طاقت میں کمزوری ہے۔ ایمانی قوی مضمحل اور بے جان ہو چکے ہیں۔ ذہنوں میں جرأت اور بینائی نہیں اور یہی ہمارے زوال کی علامتیں ہیں اور یہی اسباب پستی کی نشاندہی کرتے ہیں۔ وہ تمام اوصاف اور اخلاق حسنہ جنکی تعلیم نبی اکرمؐ نے ہمیں دی آج ہمارے ذہنوں اور دلوں میں اسکا عشر عشیر بھی نہیں۔ آج ہم دوسروں سے یہ مولتے ہیں کہ ہمارا نبی دنیا کا افضل ترین اور اکمل ترین نبی ہے۔ تمام اوصاف حسنہ ہر قسم کی تمام اخلاق اور تمام کمالات آپؐ پر ختم ہیں۔ وہ امین ہیں، صدیق ہیں، رحمۃ للعالمین ہیں تمام علوم کا منبع ہیں تو لازم آتا ہے کہ اسی آفتاب کا عکس اُسکی امت میں بھی ہو۔ اس امام و پیشوا کے بیکراں اوصاف کی کوئی نہ کوئی جھلک تو ہم میں ضرور نظر آئے۔ ہمارے اعمال اور کردار میں اس خوبیوں کے سمندر کا کوئی ادنیٰ سے ادنیٰ قطرہ تو ضرور ہو ورنہ وہ سردار دو جہاں تو اپنی حرمت اور رفعت میں یکتا ہے اور یکتا رہے گا مگر ان تعلیمات کو اگر ذرا سا بھی پیچھے چھوڑیں گے تو باوجود اعلیٰ تہذیب کے وارث ہونے کے گمراہ اور بد تہذیب ہو جائیں گے۔

اسی دعا کے ساتھ میں اپنے مضمون کو ختم کرتی ہوں کہ خداتعالیٰ ہمیں سچائی کو اپنانے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

وارننگ (تنبیہ نامہ)

نام مظفر احمد

جنرل نمبر 7035

آپ کے محلے کے لوگوں نے شکایت کی ہے کہ آپ اپنے
گھر میں نماز پڑھتے ہیں اور اسلامی مسائل پر بحث کرتے ہیں
چونکہ آپ احمدی فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں جس واسطے مسلمان لوگوں
کے جذبات مجروح ہوتے ہیں جو کہ آرڈیننس پاکستان آرڈیننس نمبر 20
مجریہ 1984ء کی شق نمبر 298/C کے تحت قابل سزا جرم ہے اس
لئے آپ کو تنبیہ کی جاتی ہے کہ آپ آئندہ ایسی حرکات
جو کہ مندرجہ بالا آرڈیننس کے منافی ہوں نہ کریں۔ اس کے بعد اگر
کوئی شکایت ملی تو آپ کی سیفٹی منسوخ کر دی جائے گی اور آپ
کے خلاف مندرجہ بالا آرڈیننس کے تحت قانونی کاروائی کی جائے گی۔

[signature] 12/5

جنرل سپرنٹنڈنٹ
ڈی ٹی آئی واہ کینٹ

آج مورخہ ۱۲ مئی 1987ء